تاریخ طبری

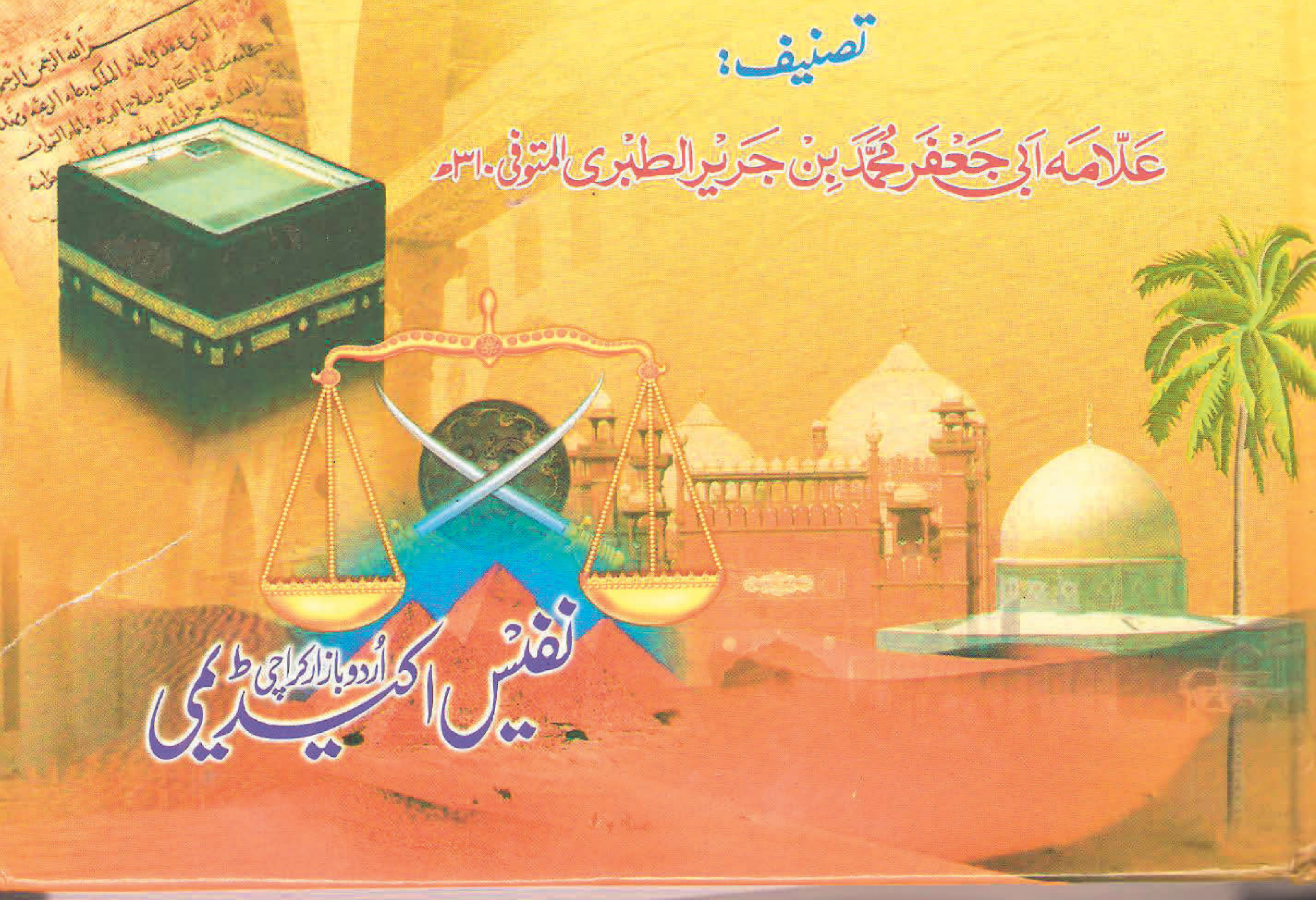
تاریخ الامم والملوک

جلد دوم

حضور نبی کریم ﷺ سے لے کر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اول

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم اے) ندوی ◉ ترتیب وتبویب: شبیر حسین قریشی (ایم۔ اے)

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مؤرخ علامہ محمد بن جرید الطبری کی تاریخ الامم والملوک جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلۂ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند ماخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مؤرخین نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

کے

اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت وطباعت دائمی

تصحیح وترتیب وتبویب

چوهدری طارق اقبال گاهندری

مالک نفیس اکیڈمی۔ اُردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ______ تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

مصنف: ______ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

ناشر: ______ نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی

طبع: ______ جدید کمپیوٹر ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء

ایڈیشن: ______ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی

باب ۲۰

حضرت محمد ﷺ کی وفات ۱۱ھ

جیش اُسامہ رضی اللہ عنہ:

اس ۱۱ ہجری میں محرم میں آپ ﷺ نے شام جانے کے لیے مسلمانوں کو حکم دیا اور اس مہم پر اپنے آزاد غلام اور آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور حکم دیا کہ ان کا رسالہ فلسطین کے تخوم البلقاء اور داروم پر یورش کرے۔ مسلمانوں نے اس مہم کے لیے تیاری شروع کی اور اُسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جانے کے لیے مہاجرین اوّلین میں سے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم تیار ہوئے۔ یہ تیاری ہو رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ صفر کی آخری یا ربیع الاوّل کی ابتدائی تاریخوں میں اس مرض میں مبتلا ہوئے، جس سے آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض:

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ابومویہبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ التمام سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے اور آپ ﷺ کے مدینہ آ جانے کی وجہ سے اب سب لوگوں کو اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت مل گئی اور وہ چلے گئے۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ایک مہم کی تیاری کا حکم دیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس مہم کا امیر مقرر کیا اور حکم دیا کہ اہل الزیت سے جو شام کے راستوں میں سے ایک راستے پر واقع ہے بڑھ کر علاقۂ اردن پر حملہ کریں۔ اس تقرر پر منافقوں نے چہ میگوئیاں کیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اعتراض کی تردید کی اور فرمایا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ اس امارت کے اہل ہیں اور اگر تم نے ان کے متعلق یہ کہا ہے تو کیا ہوا' اس سے پہلے ان کے باپ کے متعلق بھی تم اس قسم کی باتیں کہہ چکے ہو حالانکہ وہ بھی امارت کے اہل تھے جیسا کہ ثابت ہوا۔

اسود اور مسیلمہ کی بغاوتیں:

اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت کی وجہ سے دور دور رسول ﷺ کی علالت کی خبر مشہور ہوگئی۔ اس وجہ سے اسود نے یمن میں اور مسیلمہ نے یمامہ میں یورش برپا کر دی ان دونوں کی بغاوت کی اطلاع آپ ﷺ کو ملی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو جب افاقہ ہو گیا تھا طلیحہ نے بنو اسد کے علاقے میں بغاوت کر دی اس کے بعد آپ ﷺ پھر محرم میں اس مرض میں بیمار پڑے جس سے آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

عروہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ اپنے مرض الموت میں محرم کی آخری تاریخوں میں بیمار پڑے تھے۔

اسود کا خروج:

واقدی کا بیان ہے کہ صفر کے ختم ہونے میں دو راتیں باقی تھیں کہ آپ ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ ضحاک بن فیروز ابن الدیلمی کے باپ سے مروی ہے کہ فتنۂ ارتداد سب سے پہلے یمن میں خود رسول اللہ ﷺ کے عہد میں شروع ہوا۔ اس کا بانی ذوالخار عبہلہ بن کعب تھا جو اسود مشہور ہے۔ حجۃ الوداع کے بعد اس نے خروج کیا تھا اور مذحج کے اکثر افراد اس کے ساتھ ہو گئے تھے۔

اسود کا یمن پر قبضہ:

یہ اسود ایک کاہن شعبدہ باز تھا جو عجیب وغریب شعبدے دکھاتا تھا اور اپنی سحر بیانی سے دلوں کو مسخر کر لیتا تھا۔ سب سے پہلے اس نے اپنے مرز بوم کہف خبان سے خروج کیا۔ قبیلہ مذحج نے اس سے معاہدہ کر کے نجران میں ملنے کا وعدہ کیا اور پھر نجران آ کر اس پر اچانک حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے عمرو بن حزم اور خالد بن سعید بن العاص کو نجران سے نکال باہر کیا اور اب ان کے مکان میں اسود کو اتارا۔ اسی طرح قیس بن عبد یغوث نے فروہ بن مسیک پر جو مراد کے عامل تھے اچانک حملہ کر کے ان کو وہاں سے بے دخل کر دیا اور خود ان کے مکان میں اقامت پذیر ہو گیا۔ عبہلہ نے نجران میں زیادہ دیر قیام نہیں کیا اور چند ہی روز میں وہ نجران سے صنعا چلا گیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ اس تمام واقعے کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجی گئی اس واقعے کی سب سے پہلی اطلاع جو رسول اللہ ﷺ کو پہنچی وہ فروع بن مسیک کی جانب سے تھی۔ مذحج کے جو لوگ اسلام پر قائم رہے وہ فروہ کے پاس احسیہ میں چلے آئے۔ چونکہ اب اسود بلا کسی مزاحم کے پورے یمن کا مالک ہو گیا تھا۔ خود اس نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی واسطہ نہیں رکھا۔

قبر کی پرستش کی مخالفت:

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسامہ کی مہم کی تیاری کا حکم دیا مگر وہ آپ ﷺ کی علالت اور اسود اور مسیلمہ کے ارتداد کی وجہ سے پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔ منافقوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کیا۔ اس کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو ہوئی ان چہ میگوئیوں اور ایک خواب کی وجہ سے جو آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دیکھا تھا رسول اللہ ﷺ پریشان ہو کر سر کے درد کی وجہ سے سر پر پٹی باندھے ہوئے برآمد ہوئے اور فرمایا کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ میرے ڈنڈ پر سونے کے دو کنگن ہیں میں نے کراہت کی وجہ سے ان کو پھونک دیا اور وہ اُڑ گئے۔ اس کی تعبیر میں نے یہی لی ہے کہ اس کا اشارہ ان دونوں جھوٹے مدعیوں یمن اور یمامہ والوں کی طرف ہے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض لوگ اُسامہ کی امارت سے ناراض ہیں بخدا اگر آج اس کے متعلق ان کو اعتراض ہے تو کیا نئی بات ہے اس سے پہلے وہ اس کے باپ کی امارت کے بارے میں ایسا ہی کر چکے ہیں حالانکہ اس کا باپ اس امارت کا قطعی اہل تھا اور یہ بھی اس امارت کے اسی طرح اہل ہیں لہٰذا میں حکم دیتا ہوں کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی مہم میں جو لوگ شریک ہیں وہ ان کے ساتھ جائیں۔ اسی موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ہے اللہ نے لعنت کی ہے۔

اسامہ رضی اللہ عنہ مدینہ سے چل کر جرف آ ئے' یہاں چھاؤنی میں لوگوں نے باتیں بنائیں ۔اب طلیحہ نے بھی سر اٹھایا۔اس کی وجہ سے یہ لوگ تردد میں پڑ گئے ۔خود رسول اللہ ﷺ پر مرض کی شدت ہوئی جس کی وجہ سے یہ کام پورا نہ ہوسکا۔لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے ۔اسی لیت ولعل میں اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کو دنیا سے اُٹھالیا۔

طلیحہ کا نبوت کا دعویٰ:

حضرمیؓ بن عامر الاسدی سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی علالت کی اطلاع ہوئی اسی کے بعد معلوم ہوا کہ مسیلمہ نے یمامہ پر اور اسود نے یمن پر قبضہ کرلیا۔اس کے بعد ہی یہ خبر معلوم ہوئی کہ طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔اوراس نے سمیرا میں اپنا مستقر بنایا ہے بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہوگئے ہیں اوراس کی بات بڑھ گئی ہے۔اس نے اپنے بھتیجے حبال کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ وہ آپ ﷺ کو سمجھوتے کی دعوت دے اور طلیحہ کی قوت سے اطلاع دے۔حبال نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا کہ میں ذی النون ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو فرشتے کا نام ہے تب اس نے کہا میں حبال ابن خویلد ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تجھے ہلاک کرے اور شہادت سے محروم کردے۔

اسود عنسی کا قتل:

حریث بن المعلی سے مروی ہے کہ سب سے پہلے سنان بن ابی سنان بنو مالک کے عامل نے طلیحہ کے خروج کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو دی تھی اوراس وقت قضاعی بن عمرو بنو الحارث کے عامل تھے۔عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بجائے فوج بھیجنے کے ان فتنوں کے مقابلے کے لیے اپنے پیامبر مختلف اشخاص کے پاس بھیجے۔چنانچہ آپ ﷺ نے ابناء کے بعض لوگوں کے پاس اپنا قاصد بھیجا اوران کو لکھا کہ وہ بنو تمیم اور قیس کے فلاں فلاں اشخاص کی اس فتنے کے مقابلے میں امداد کریں اور دوسری طرف آپ ﷺ نے بنوتمیم اور قیس کے اپنے لوگوں کو لکھا کہ وہ اس معاملے میں ابناء کی مدد کریں۔ان لوگوں نے آپ ﷺ کی تحریر پر عمل کیا اس طرح مرتدین کے تمام راستے منقطع ہوگئے' ان کو ہر طرح کا نقصان اٹھانا پڑا' ان کو بند کردیا گیا اوراب خود ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔اسود رسول اللہ ﷺ کی حیات ہی میں آپ ﷺ کی وفات سے ایک دن یا ایک شب قبل مارا گیا۔طلیحہ' مسیلمہ اوران جیسے دوسرے فتنہ پرداز رسول اللہ ﷺ کے قاصدوں کی کاروائیوں کی مدافعت میں اُلجھ گئے۔

مبلغین کی روانگی:

باوجود علالت کے رسول اللہ ﷺ اللہ کے کام اوراُس کے دین کی مدافعت سے غافل نہیں رہے' آپ ﷺ نے وبر بن یحنس کو فیروز' جشیش الدیلمی اور دازدیہ الاصطخری کے پاس بھیجا۔جریر بن عبداللہ کو ذی الکلاع اور ذی ظلیم کے پاس بھیجا۔اقرع بن عبداللہ الحمیری کو ذی زود اور ذی مران کے پاس بھیجا۔فرات بن حیان العجلی کو ثمامہ بن اثال کے پاس بھیجا۔زیاد بن حنظلۃ التمیمی العمری کو قیس بن عاصم اور زبرقان بن بدر کے پاس بھیجا۔صلصل بن شرجیل کو سبرۃ العنبری وکیع الدارمی۔عمرو بن محجوب العامری اور بنو عامر کے عمرو بن الخفاجی کے پاس بھیجا۔ضرار بن الازور الاسدی کو بنو الصیداء کے عوف الزرقانی

تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

خلافتِ راشدہ حصہ دوم (۱۰ھ تا ۱۶ھ)

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم۔اے) ندوی ◉ و سید رشید احمد ارشد ایم۔اے

جس میں عہد صدیقی کا مکمل دورِ خلافت اور عہد فارقی کے ابتدائی دور ۱۶ھ کے مفصل حالات فتنہ زکوٰۃ فتنہ ارتداد کا قلع قمع، جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی، مرتدوں سے جنگ فتوحاتِ عراق و شام اور جنگ یرموک کے مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے عدل و انصاف اور نظام سلطنت کے حالات نہایت دلکش انداز میں پیش گئے ہیں۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

خلافتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

از

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

تاریخ طبری کا حصہ دوم خلافتِ راشدہ کے نام سے پیش خدمت ہے۔ زیر نظر حصہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکمل دورِ خلافت اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور کے تفصیلی حالات پر مشتمل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عہد بڑا ہی ہنگامہ خیز دور تھا۔ آپؓ ہی کے زمانے میں فتنۂ ارتداد نے سر اٹھایا' اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے عرب کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ اس کے ساتھ ہی منکرین زکوٰۃ نے بھی ملک بھر میں انتشار پھیلا دیا۔ اسی زمانے میں جھوٹے مدعیانِ نبوت نے بھی اپنا دعوۂ نبوت بڑے کروفر سے پیش کیا اور عجیب وغریب الہامات کی بھرمار کردی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صرف دو سال کی قلیل مدت میں سب فتنوں پر قابو پالیا' اور ملک میں امن وامان بحال کر کے فتوحات کا آغاز کیا۔ عہد صدیقی سے ہی اسلامی فتوحات کے سنہری دور کا آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عراق میں مشغولِ جہاد تھے۔ کہ انہیں شام کے محاذ پر جانے کا حکم ملتا ہے۔ شام کا یہ سفر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زندگی کا غیر معمولی واقعہ ہے ایک ہفتہ کا یہ طویل صحرائی سفر آپ نے اور آپ کے رفقاء نے بغیر پانی کے طے کیا۔ علامہ طبریؒ نے مجاہدین کی مشکلات کا ذکر اس انداز سے تحریر کیا ہے کہ پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم بھی شریکِ سفر تھے۔ علامہ طبریؒ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آغاز خلافت سے وفات تک کے تمام واقعات جزئیات کی حد تک اتنے خوب صورت انداز میں تحریر کیے ہیں کہ اس عہد کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ خلافتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی تحریر کیا گیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور بہت مختصر ہے مگر اس مختصر دور میں بہت سے عظیم الشان کارنامے انجام دیئے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا کارنامہ فتنۂ ارتداد کا قلع قمع کرنا اور قرآن کریم کی تدوین ہے ان دونوں کارناموں نے اسلام کو ہمیشہ کے لیے مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا ہے۔

باب ۲

مدعی نبوت اسود عنسی ۱۱ھ

اہل یمن کا قبول اسلام:

جب باذام اور تمام یمن اسلام لے آیا رسول اللہ ﷺ نے پورے یمن کی امارت پر باذام کو فائز کر دیا اور یمن کی تمام رعایا کا ان کو حاکم مقرر کر دیا۔ آپ کی تمام زندگی میں باذام اس خدمت پر قائم رہے' نہ آپ نے ان کو علیحدہ کیا نہ ان کے اقتدار میں کچھ کمی کی اور نہ کسی اور کو ان کا شریک بنایا۔ باذام کا انتقال ہو گیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے فرائض کو کئی شخصوں میں تقسیم کر دیا۔

شہر بن باذام:

عبید بن مخبر بن لوذان الانصاری السلمی سے جو خود ان اصحاب میں تھے جن کو رسول اللہ ﷺ نے باذام کی وفات کے بعد حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر ۱۰ھ میں یمن کے عاملوں کے ساتھ یمن بھیجا تھا مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باذام کے بعد ان کی امارت کو شہرؓ بن باذام' عامرؓ بن شہر الہمد انی' عبداللہؓ بن قیس' ابوموسیٰ اشعریؓ' خالدؓ بن سعید بن العاص' طاہر بن ابی ہالہ' یعلیٰؓ بن امیہ اور عمرو بن حزم کے درمیان تقسیم کر دیا تھا۔ آپؐ نے حضر موت پر زیاد بن لبید البیاضی کو عامل مقرر کیا۔ قبائل سکاسک سکون اور ساویہ بن کندہ پر عکاشہؓ بن ثور بن اصغر الغوثی کو عامل مقرر کیا اور معاذؓ بن جبل کو یمن اور حضر موت دونوں کا معلم مقرر فرمایا۔

امارت یمن پر عاملوں کا تقرر:

قرس اللیثی سے مروی ہے کہ حجۃ الاسلام سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ مدینہ روانہ ہوئے' آپؐ نے یمن کی امارت کا انتظام فرمایا اور اسے کئی اشخاص میں تقسیم کر دیا اور ہر شخص کو یمن کے خاص خاص رقبوں کا عامل نامزد کر دیا۔ اسی طرح آپؐ نے حضر موت کی امارت کا انتظام فرمایا اور اس پر تین صاحبوں کو علیحدہ علیحدہ امارت پر مقرر کیا' عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو نجران کا والی مقرر کیا' خالدؓ بن سعید بن العاص کو بحران' رمع اور زبید کے مابین علاقے کا والی مقرر کیا' عامر بن شہر کو ہمدان کا والی مقرر کیا خاص صنعاء پر ابن باذام کو والی مقرر کیا' طاہر بن ابی ہالہ کو عک اور اشعریین کا' مارب پر ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کو اور جند پر یعلیٰؓ بن امیہ کو والی مقرر کیا' معاذ رضی اللہ عنہ یمن اور حضر موت کے ان تمام علاقوں کے معلم تھے لہٰذا وہ ان سب مقامات کا دورہ کرتے رہتے تھے' اسی طرح حضر موت پر آپؐ نے مختلف عامل مقرر کیے عکاسک اور سکون پر عکاشہؓ بن ثور کو عامل مقرر کیا اور بنو معاویہ بن کندہ پر عبداللہ یا مہاجر رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کیا مگر اس وقت یہ اپنی علالت کی وجہ سے نہ جا سکے اور پھر ابوبکرؓ نے ان کو اس خدمت پر بھیجا۔ حضر موت پر رسول اللہ ﷺ نے زیادؓ بن لبید البیاضی کو عامل مقرر کیا' یہ زیادؓ' مہاجر رضی اللہ عنہ کا کام بھی کرتے تھے' رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اس وقت یہی لوگ آپؐ کے یمن اور حضر موت کے عامل تھے سوائے ان کے جو اسود کے مقابلے میں شہید ہو گئے یا خود مر گئے' جیسے باذام کہ ان کی موت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کے کام کو کئی اصحاب کو تقسیم کر دیا جب سے باذام کے بیٹے شہر کہ جن کو اسود نے یورش کر کے شہید کر دیا۔

یہی روایت دوسرے سلسلے سے بھی مروی ہے۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے عنسی کے مقابلے میں عامر بن شہر الہمدانی نے اپنی سمت سے فوج کے ساتھ پیش

قدمی کی پھر فیروز اور داز ویہ نے اپنی سمتوں سے پیش قدمی کی اس کے بعد ہی ان تمام امراء نے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے لکھا تھا آپ کے حکم کی تعمیل میں اسود کے مقابلے کی تیاری کی۔

اسود عنسی کا خروج:

عبید بن مخر سے مروی ہے کہ ہم جند میں تھے ہم نے وہاں کے باشندوں کا نہایت معقول انتظام کر لیا تھا اور اس کے لیے ان سے معاہدے لکھوا لیے تھے اتنے میں اسود کا خط ہمارے پاس آیا جس میں لکھا تھا کہ ''اے لوگو! جو ہمارے ملک میں گھس آئے ہو اس علاقے کو جس پر تم نے قبضہ کر لیا ہے ہمارے حوالے کر دو اور جو کچھ تم نے جمع کیا ہے وہ ہمیں دے جاؤ کیونکہ ہم اس کے حقدار ہیں اور تم کو کوئی حق نہیں ہے'' ہم نے اس کے پیامبر سے پوچھا کہ تم کہاں سے آ رہے ہو اس نے کہا کہف خبان سے اس کے بعد اسود نے نجران کا رخ کیا اور اپنے خروج کے دس روز کے بعد اس نے اس پر جا کر قبضہ کر لیا' مذحج کے عوام اس کے ساتھ ہو گئے ہم اب اپنی حالت پر غور کر رہے تھے اور اپنی جماعت کو جمع کر رہے تھے کہ ہمیں اطلاع ملی کہ اسود شعوب میں آ گیا ہے۔ شہر بن باذام اس کے مقابلے پر نکل چکے تھے یہ اسود کے خروج سے بیس راتوں کے بعد کا واقعہ ہے ہم ان دونوں کے مقابلے کے نتیجے کے منتظر تھے کہ دیکھیں کسے شکست ہوتی ہے کہ ہمیں خبر ملی کہ اسود نے شہر کو قتل کر ڈالا اور ابناء کو شکست ہوئی اور اس نے اپنے خروج سے پچیس راتوں کے بعد صنعاء پر قبضہ کر لیا' معاذؓ نے راہ فرار اختیار کی وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جو مارب میں تھے' آئے اور دونوں یمن چھوڑ کر حضر موت میں داخل ہو گئے معاذؓ قبیلہ سکون میں ٹھہر گئے اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سکاسک کے پاس اس علاقے میں جو مضور اور مفازہ جوان کے اور مارب کے درمیان تھے متصل تھا فروکش ہوئے' عمرؓ اور خالدؓ کے علاوہ اور بقیہ تمام امرائے یمن طاہر کے پاس چلے آئے البتہ وہ دونوں مدینہ پلٹ گئے۔

اہل یمن کی ہمنوائی:

طاہرؓ اس وقت صنعاء کے گردعک کے علاقے کے وسط میں مقیم تھے' اس وقت تک حضر موت کے صحرا صہیبہ سے لے کر طائف کے علاقے سے عدن کی جانب بحرین تک علاقہ اسود کے قبضے میں آ چکا تھا۔ تمام یمن اس کے ساتھ ہو گیا تھا البتہ قبائل عک تہامہ میں اس کے مخالف تھے اس کی کیفیت ایک جہاں سوز آگ کی سی تھی کہ جدھر اس نے رخ کیا سب کو جلا دیا۔ شہر سے مقابلے کے وقت اس کے ساتھ شتر سواروں کے علاوہ سات سو شہ سوار تھے اس کے سرداران فوج میں قیس بن عبد یغوث المرادی' معاویہ بن قیس الجنبی' یزید بن محرم' یزید بن حصین الحارثی اور یزید بن افکل الازدی نامی سردار تھے' اس کی حکومت قائم ہو گئی اور اس کی شوکت بہت بڑھ گئی' سواحل میں سے حاز عشر' شرجہ' حردہ غلافقہ' عدن اور جند پر اس کا قبضہ ہو گیا تھا' ممالک میں صنعاء سے لے کر طائف کی جانب اَحسیہ اور علیب تک کا علاقہ اس کے قبضے میں تھا۔ مسلمانوں نے اس سے رحم کی درخواست کر کے امان حاصل کی اور مرتدین نے اس سے کفر اور اسلام سے رجعت کے وعدے پر معاملہ کر لیا' مذحج میں اس کا نائب عمرو بن معدی کرب تھا اسی طرح اس نے اپنے امورِ سلطنت کو کئی آدمیوں کو تفویض کیا تھا۔

قیس بن عبد یغوث:

چنانچہ اس کی فوج کا سپہ سالار قیس بن عبد یغوث تھا ابناء کی سرداری فیروز اور داز ویہ کے سپرد تھی مگر جب اسود کی حکومت اچھی

طرح جم گئی اس نے قیس فیروز اور داز ویہ کی اہانت کی اور وہ اس طرح کہ اس نے شہر کی بیوی سے جو فیروز کے چچا کی بیٹی تھی' شادی کر لی' ہم اسی پریشانی میں حضر موت میں مقیم تھے اور ہمیں یہ بھی اندیشہ تھا کہ اسود یا خود ہم پر پیش قدمی کرے گا یا ہمارے مقابلے پر فوج بھیجے گا یا خود حضر موت میں کوئی شخص اسود کی طرح نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے خروج کر دے گا ہم پریشان اور حیران سرگردان تھے' معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو بکرہ کی جو سکون کا ایک خاندان ہے رہلہ نامی ایک عورت سے نکاح کیا تھا بنو نکبیل اس عورت کے ننھیالی تھے اس کمر بندی رشتہ کی وجہ سے ان لوگوں نے ہم پر شفقت کی اور ہمیں اپنے یہاں ٹھہرایا' معاذ رضی اللہ عنہ اس عورت کے شیفتہ تھے یہاں تک کہ بعض مرتبہ اللہ سے دعاء مانگتے تھے کہ خداوندا تو قیامت کے دن مجھے قبیلہ سکون کے ساتھ اٹھانا اور کبھی ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے تھے' اسی اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مراسلے ہمیں ملے جن میں ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ فلاں فلاں اشخاص کو ہم اسود کے مقابلے کے لیے جملہ تدبیر سے کام نکالنے کے لیے آمادہ کریں اور ہر شخص کو جس سے ذرا سی بھلائی کی توقع تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیام پہنچا دیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ فوراً اس حکم کی تعمیل کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس کام کو اس خوبی سے انجام دیا کہ اب ہمیں پھر اپنی قوت کا احساس اور کامیابی کا تیقن ہوا۔

اسود اور قیس بن عبد یغوث میں کشیدگی:

جشیش بن الدیلمی سے مروی ہے کہ دبر بن تحنس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لے کر ہمارے پاس آئے اس خط میں آپ ؐ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم اپنے دین پر قائم رہیں اور لڑائی یا حیلے سے اسود کے خلاف جنگی کارروائی کریں نیز ہم آپ ؐ کے پیام کو ان لوگوں کو بھی پہنچائیں جو اس وقت اسلام پر راسخ ہوں اور دین کی حمایت کے لیے آمادہ' ہم نے عمل کیا مگر تجربے سے معلوم ہوا کہ اسود کے خلاف کامیاب ہونا بہت دشوار ہے مگر اسی زمانے میں ہمیں خبر ملی کہ اسود اپنے سپہ سالار قیس بن عبد یغوث سے مشتبہ ہو گیا ہے ہم نے خیال کیا کہ اس صورت میں اب قیس کو خود اپنی جان کا خوف ہو گا لہٰذا اگر ہم اسے دعوت دیں تو وہ فوراً منظور کرے گا ہم نے اسے دعوت دی' پوری کیفیت سنائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیام اسے پہنچایا وہ اس بات سے اس قدر خوش ہوا کہ گویا اس کے دل کی بات تھی جو آسمان سے نازل ہوئی وہ اسود کے برتاؤ سے بہت ہی ملول اور کبیدہ خاطر تھا اس نے فوراً ہماری بات منظور کر لی' دبر بن تحنس بھی ہمارے پاس آ گئے' ہم نے اور لوگوں سے مراسلت کی اور دعوت دی' شیطان نے اس کارروائی کی بھنک اسود کو پہنچائی۔

قیس بن عبد یغوث کی طلبی:

اس نے قیس کو طلب کر کے کہا سنتے ہو یہ فرشتہ کیا کہہ رہا ہے' قیس نے پوچھا وہ کیا' اسود نے کہا یہ کہتا ہے کہ تم نے قیس کی عزت کی اس کا درجہ بڑھایا اور جب اس نے تمہارے مزاج میں پورا دخل حاصل کر لیا اور تمہاری طرح وہ معزز اور متمکن ہو گیا وہ تمہارے دشمن سے جا ملا' تمہاری حکومت کے درپے اور بدعہدی پر کمربستہ ہو گیا' اے اسود تم فوراً اس کا سر قلم کر کے اس کا لباس اتار لو ورنہ وہ خود تمہارا سر قلم کر کے تمہارا لباس اتار لے گا۔

قیس بن عبد یغوث کی اسود کو یقین دہانی:

قیس نے اس کے جواب میں قسم کھا کر کہا یہ شیطان بالکل دروغ بیانی کر رہا ہے میرے دل میں آپ کی اس قدر عظمت اور وقعت ہے کہ میں آپ کے متعلق اپنے دل سے بھی کوئی بات نہیں کرتا' اسود نے کہا تم بھی کس قدر برے ہو کہ فرشتے کو جھٹلاتے ہو'

بیشک فرشتے نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ ہے مگر اب مجھے معلوم ہوا کہ تم اپنے کیے پر نادم اور تائب ہو کیونکہ تمہاری سازش کا راز آشکارا ہو گیا۔

قیس وہاں سے نکل کر ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا اے جشیش' اے فیروز' اے داز ویہ' اسود نے یہ بات کہی اور میں نے اس کا یہ جواب دیا اب بتاؤ کیا کریں ہم نے کہا ہم کو بہت زیادہ محتاط رہنا چاہیے اور کوئی بات زبان سے نہ نکالنا چاہیے۔ ہم اسی خوف وہراس کی حالت میں تھے کہ اسود نے ہمیں طلب کیا اور کہا کیا میں نے تم لوگوں کو تمہاری قوم پر شرف نہیں دیا اور اب مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ میرے خلاف سازش کر رہے ہو' ہم نے کہا اس مرتبہ آپ ہمیں معاف کر دیں' اسود نے کہا اچھا اب دوبارہ کوئی شکایت مجھ تک نہ آنے پائے ورنہ میں معاف نہیں کروں گا' اس طرح ہماری جان بچی حالانکہ ہم ہلاکت کے قریب پہنچ چکے تھے مگر اب بھی وہ ہماری اور قیس کی طرف سے مشتبہ تھا اور خود ہم اس کی طرف سے خائف تھے اتنے میں ہمیں معلوم ہوا کہ عامر بن شہر' ذی زود' ذی مران' ذی الکلاع اور ذی ظلیم اسود کے مقابلے پر برآمد ہوئے ہیں' انھوں نے ہم سے مراسلت کی اور مدد کا وعدہ کیا ہم نے ان کو اس کا جواب لکھا اور خواہش کی تاوقتیکہ ہم آخری تصفیہ کر کے اطلاع نہ دیں وہ اپنی اپنی جگہ سے جنبش نہ کریں' کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے خط کے موصول ہونے کی وجہ سے اب ان کو اسود کے خلاف کارروائی کرنا ضروری ہو گیا تھا۔

اسود کے خلاف منصوبہ:

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے نجران کے تمام باشندوں کو جن میں عرب اور غیر عرب سب ہی تھے اسود کے معاملے کے متعلق لکھا' وہ اس کے ساتھ شریک نہ ہوئے اپنے دین پر قائم رہے اور ایک جگہ سب اکٹھا ہو گئے' اس کا اسود پر بڑا اثر ہوا اور اسے اپنی موت نظر آنے لگی' مجھے ایک بات سوجھی' میں اس کی بیوی کے پاس گیا میں نے اس سے کہا اے بہن تم جانتی ہو کہ اس شخص کی وجہ سے تمہاری قوم کو کیا مصیبت اٹھانا پڑی ہے' اس نے تمہارے شوہر کو قتل کر دیا' تمہاری قوم والوں کو قتل و غارت کیا جو باقی بچے ان کی اہانت کی اور تمہاری عورتوں کی رسوائی کی کہو اس کے خلاف ہمارا ساتھ دے سکتی ہو' اس نے کہا ہاں کس بات میں؟ میں نے کہا اس کے اخراج میں' آزاد نے کہا یا اس کے قتل میں' میں نے کہا اچھا قتل میں سہی۔ اس نے کہا ہاں میں اس کے لیے آمادہ ہوں' بخدا اللہ کی تمام مخلوق میں سب سے زیادہ میں اسے برا سمجھتی ہوں۔ یہ نہ اللہ کے کسی حق کی حرمت کرتا ہے اور نہ کسی اللہ کی حرام کردہ شئے سے اجتناب' جب تمہارا ارادہ ہو مجھے اطلاع دو میں اس معاملہ کی تکمیل کی تدبیر کروں گی۔

قیس بن عبد یغوث کو قتل کرنے کی دھمکی:

اوس سے مل کر میں باہر آیا فیروز اور داز ویہ میرے منتظر تھے اتنے میں قیس بھی آ گیا ہم اس کے لیے اٹھنا چاہتے تھے اور وہ ابھی ہمارے پاس آ کر بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ کسی خدمت گار نے اوس سے کہا کہ بادشاہ بلاتے ہیں وہ سید ھا مذحج اور ہمدان کے دس آدمیوں کے ساتھ اسود کے پاس چلا گیا اس جماعت کی وجہ سے اسود اس وقت اسے قتل نہ کر سکا۔ اسود نے قیس سے کہا اے عیہلہ بن کعب بن غوث یا کہا اے عبہلہ بن کعب بن غوث کیا اپنے ان ساتھیوں کی وجہ سے تم مجھ سے بچ سکتے ہو' تمہاری بدعہدی کے متعلق جو کچھ میں نے کہا تھا وہ بالکل سچ تھا اور تم نے جو جواب دیا وہ محض جھوٹ تھا۔ فرشتہ مجھ سے کہہ رہا تھا قیس کے ہاتھ کاٹ دو ورنہ دیکھو وہ اس طرح تمہارا سر کاٹ ڈالے گا قیس نے کہا میرے لیے یہ بات ہرگز جائز نہیں ہے کہ میں آپ کو جو اللہ کے رسول ہیں قتل کر دوں'

آپ جو چاہیں میرے متعلق حکم دیں' آپ کو میرے متعلق جو شبہ ہو گیا ہے اس سے مجھے سخت بے اطمینانی ہے اس سے تو معاملے کا تصفیہ بہتر ہے اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو موت کے ذریعے اس خوف سے نجات حاصل ہو جائے گی اور ایک وقت کی موت روزانہ کی موتوں سے جس میں میں مبتلا ہوں بہتر ہے۔

قیس بن عبدالغوث کو معافی:

قیس کی اس تقریر سے اسود کو اس پر رحم آ گیا اور اس نے کہا جاؤ' قیس ہمارے پاس آیا' اپنی سرگذشت سنائی اور رازداری کی نصیحت کی اور کہا کہ اب اپنے منصوبے پر عمل کرو اس کے بعد اسود بہت سے لوگوں کے ساتھ ہمارے سامنے برآمد ہوا' ہم سب اس کی تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے' آستانے پر سوگائے' بیل اور اونٹ ذبح کے لیے موجود تھے اس نے ان کے سامنے ایک لکیر کھینچ دی اور ان جانوروں کو اس لکیر کے پار کھڑا کر دیا اور خود وہ اس لکیر کے اس پار کھڑا ہوا اور پھر بغیر اس کے کہ ان جانوروں کو کوئی قابو میں رکھتا یا ان کے ہاتھ پاؤں باندھے جاتے اس نے ایک سرے سے ان سب کو ذبح کر دیا کہ کسی نے اپنی جگہ سے جنبش نہیں کی البتہ جب وہ ذبح کر چکا اس نے ان کا پیچھا چھوڑا اور اب وہ ہاتھ پاؤں مار کر ٹھنڈے ہوئے اس سے زیادہ ہولناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ایسا متوحش دن مجھ پر گذرا تھا' اس کے بعد اسود نے چھرا سنبھال کر فیروز سے کہا کہو جو اطلاع مجھے تمہارے متعلق ملی ہے وہ سچ ہے میں چاہتا ہوں کہ تم کو بھی ذبح کر کے ان جانوروں کے ساتھ کر دوں فیروز نے کہا جناب والا نے ہمارے یہاں شادی کی اور ابناء میں ہماری عزت افزائی کی' اگر ہم آپ کو نبی نہ مانتے تو کیوں آپ کا ساتھ دیتے اور اب تو ہماری دین و دنیا دونوں آپ کے ساتھ وابستہ ہیں ایسی حالت میں بھلا ہم کیونکر آپ کے خلاف کوئی سازش کر سکتے ہیں ہمارے متعلق اس قسم کی چغلیوں کو آپ ہرگز قبول نہ کریں ہم حسب سابق بدستور آپ کے وفاکش اور جان نثار ہیں اسود نے کہا اچھا ان جانوروں کو یہاں کے تمام لوگوں میں تقسیم کر دو' چونکہ تم سب سے واقف ہو اس لیے یہ کام تم کرو۔

اسود عنسی کی فیروز کو قتل کی دھمکی:

تمام اہل صنعاء میرے پاس جمع ہو گئے میں نے قبیلوں میں اونٹ اور خاندانوں میں بیل تقسیم کیے اور بڑی برادریوں والوں کو کئی کئی جانور دیئے اس طرح ہر سمت محلے کے لوگوں نے اپنا حصہ پا لیا اور قبل اس کے کہ وہ شخص جس کو مذبوحہ جانور دیے گئے تھے' اپنے مکان پہنچے وہ جانور اس کے مکان پہنچا دیا گیا' اس اثناء میں اسود اپنے ایک پاؤں پر کھڑا ہوا تھا اور فیروز کو لوگ بھگاتے ہوئے اس کے پاس لا رہے تھے' اسود نے فیروز کو سنانے کے لیے جسے اس نے سن بھی لیا کہا کہ کل صبح میں اسے اور اس کی جماعت کو قتل کر دوں گا کل اسے میرے پاس پیش کیا جائے اب جو اس نے مڑ کر دیکھا تو فیروز اس کے بالکل قریب آ چکا تھا اسود نے کہا چپ رہو اور پھر جو کچھ فیروز نے اس کے خلاف کیا تھا اس سے اسود نے فیروز کو اطلاع دی اور کہا کہ تم نے خوب کیا پھر اندر جاتے ہوئے فیروز کے گھوڑے پر ضرب لگائی اور وہ اندر چلا گیا فیروز نے باہر آ کر ہم سے سارا واقعہ بیان کیا' ہم نے قیس کو بلا بھیجا وہ آ گیا اب ہماری اس تمام جماعت کی یہ رائے ہوئی کہ میں پھر اس کی بیوی کے پاس جاؤں اپنے منصوبے سے اسے آگاہ کروں تاکہ پھر جو اس کا خیال ہو وہ ہمیں بتائے' میں اس عورت کے پاس آیا میں نے پوچھا کہو کیا کہتی ہو' اس نے کہا کہ اسود بہت ہی چوکنا ہے اس نے اپنی حفاظت کا پورا انتظام کر رکھا ہے' محل کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں پہرہ نہ ہو البتہ صرف یہ گھر ایسا ہے کہ اس کی پشت شارع عام کے فلاں مقام

پر ہوتی ہے لہٰذا جب رات ہو تو تم اس گھر کی دیوار میں نقب لگا کر اندر آ جاؤ کیونکہ یہاں پہرے دار نہ ہوں گے اور اس کے قتل کرنے میں کوئی مزاحمت نہ ہوگی' چراغ اور اسلحہ پہلے سے یہاں موجود رہیں گے۔

آزاد زوجہ اسود کا تعاون:

میں اس عورت کے پاس سے نکلا اسود سے جو اپنے کسی مکان سے نکل رہا تھا میری مڈبھیڑ ہوگئی اس نے ڈانٹ کر مجھ سے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے نیز اس نے میرے سر پر تھپڑ مارا چونکہ وہ نہایت قوی بازو تھا اس کی ضرب سے میں گر پڑا اگر اسی وقت اس کی عورت نے چیخ ماری جس سے گھبرا کر اس نے میرا پیچھا چھوڑا ورنہ وہ مجھے ختم کر دیتا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ یہ شخص میرا چچیرا بھائی ہے۔ مجھ سے ملنے آیا تھا تم نے اس کے ساتھ اس بدسلوکی کو کر کے میری توہین اور دل آزاری کی۔ اسود نے کہا اچھا خاموش رہو تمہاری خاطر میں نے اسے معاف کیا اس طرح اس کی بیوی نے مجھے اس کے پنجے سے چھڑایا۔ میں اپنے دوستوں کے پاس آیا۔ میں نے کہا بس بھاگ کر جان بچاؤ۔ یہ واقعہ ہوا ہے' ہم ابھی اسی ادھیڑ بن میں پریشان تھے کہ اس کی بیوی کا آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ہرگز نہ جانا اور اس کا پیچھا نہ چھوڑو' تمہارے چلے آنے کے بعد میں نے تاوقتیکہ اسود سے اطمینان حاصل نہیں کر لیا اس کا پیچھا نہیں چھوڑا اب وہ بالکل مطمئن ہو گیا ہے لہٰذا اپنا کام کرو' ہم نے فیروز سے کہا کہ اب تم اس کی عورت کے پاس جاؤ اور اسے اچھی طرح اس کام کے لیے پکا کر لو میں تو اب اسود کی ممانعت کے بعد دوبارہ محل میں نہیں جا سکتا' فیروز اس کام کے لیے گئے وہ مجھ سے کہیں زیادہ سمجھدار بھی تھے' اسود کی بیوی نے ان کو اس کے قتل کی راہ بتائی انھوں نے کہا مگر باہر سے پختہ دیواروں میں ہم کیسے نقب زنی کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ پہلے اندر سے نقب کے مقام کو دیوار کھود کر تیار کر لیں تا کہ پھر آسانی سے باہر سے نقب کی جا سکے' چنانچہ وہ دونوں حجرے کے اندر گئے اور وہاں انھوں نے دیوار کو اندر سے کھودا اور پھر اس کوٹھڑی کو بند کر آئے۔

اسود عنسی کا قتل:

اب فیروز اس کی بیوی کے پاس محض ایک ملنے والے کی حیثیت سے بیٹھ گئے اتنے میں اسود وہاں آ گیا اس نے اپنی بیوی کو اہانت آمیز پیرایے میں غیرت دلائی کہ تم ایک غیر محرم کے ساتھ بیٹھی ہو اس نے کہا کہ یہ اپنی قرابت اور دودھ میں شرکت کی وجہ سے میرے محرم ہیں' اسود نے فیروز کو ڈانٹا کہ نکل جا انھوں نے ہم سے آ کر ساری سرگذشت بیان کی' رات ہوئی ہم نے اپنی تجویز پر عمل کیا اس کے لیے ہم نے اپنے تمام متبعین کو پہلے سے تیار کر لیا تھا مگر ہم نے اس معاملے کے متعلق ہمدانیوں اور حمیریوں سے بھی مراسلت کا انتظار نہیں کیا اور اس کے گھر میں رات کو باہر سے نقب لگائی اور اندر پہنچے وہاں ڈھکن کے نیچے چراغ روشن تھا فیروز چونکہ ہم سب میں زیادہ بہادر اور قوی تھے ہم نے ان کو آگے رکھا اور خود ان کے پیچھے ہوئے اور کہا کہ اب جو تمہاری سمجھ میں آئے ویسا کرو' وہ آگے چلے' اسود شہ نشین میں تھا اب ہم اس کے اور پہرے والوں کے درمیان ہو گئے' جب فیروز اس شہ نشین کے دروازے پر آئے انھوں نے سنا کہ اسود بہت زوروں سے بک رہا ہے اور بڑبڑا رہا ہے اور اس کی بیوی وہاں بیٹھی ہوئی ہے' فیروز جب دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے شیطان نے اسود کو جگا دیا اور اس کی زبان سے شیطان بولنے لگا وہ بیٹھے بیٹھے بڑبڑانے لگا اور یہ بھی کہا کہ فیروز تم یہاں کیسے۔ اس اندیشے سے کہ اگر وہ پلٹ گئے تو وہ خود بھی مارے جائیں گے اور وہ عورت بھی ماری جائے گی وہ خود فوراً اس سے گتھ

گئے۔ وہ اونٹ کا سا دراز قامت تھا فیروز نے اس کا سر پکڑ کر اسے قتل کر دیا اس کی گردن کو کچل دیا اور پھر اپنا گھٹنا اس کی پشت پر رکھ کر اسے بھی اس طرح کچلا کہ وہ تڑپ نہ سکے اس سے فارغ ہو کر وہ باہر آنے کے لیے اٹھے اس کی بیوی نے چونکہ وہ اب تک اسی خیال میں تھی کہ فیروز نے اسود کو قتل نہیں کیا ہے ان کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ مجھے کہاں چھوڑے جاتے ہو' فیروز نے کہا میں جاتا ہوں تا کہ اپنے رفیقوں کو اس کے قتل کی اطلاع دے دوں۔

فیروز ہمارے پاس آئے ہم بھی ان کے ساتھ اندر گئے ہم اس کا سر اتارنے لگے مگر شیطان نے اسے حرکت دے دی اور وہ اس طرح تڑپا کہ کوئی اسے قابو میں نہ رکھ سکا' میں نے کہا سب اس کے سینے پر بیٹھ جاؤ دو شخص اس کے سینے پر بیٹھ گئے اس کی بیوی نے اس کے سر کے بال پکڑ لیے۔ اس کے حلقوم سے خرخراہٹ کی آواز آئی میں نے اس کے منہ پر توبڑا چڑھا دیا اور چھری سے اس کا گلا کاٹ ڈالا اس کے حلقوم سے ایسی شدید خرخراہٹ کی آواز آئی جیسے کہ کسی زبردست بیل کو ذبح کرنے کے بعد اس کے حلقوم سے آتی ہے میں نے ایسے زور کی خرخراہٹ کبھی اس سے پہلے نہ سنی تھی۔ اس آواز پر وہ سپاہی جو شہ نشین کے گرد پہرے پر متعین تھے دوڑ کر آئے مگر اس کی بیوی نے ان کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ نبی صاحب پر اس وقت وحی آ رہی ہے یہ اسی کی آواز ہے' اسود ٹھنڈا ہو گیا' ساری رات ہم نے وہیں جاگ کر اور باتیں کرتے ہوئے گزار دی اور اب یہ سوچنے لگے کہ یہاں ہمارے (فیروز' داذویہ اور قیس) کے سوا چوتھا آدمی نہیں ہے کسی طرح اپنے آدمیوں کو اس واقعہ کی اطلاع دی جائے طے پایا کہ پہلے ہم اپنا وہ شعار بلند کریں جو ہمارے اور ان کے درمیان طے پا چکا ہے اور نماز صبح کی اذان دیں۔

اسود عنسی کے قتل کا اعلان:

اس قرارداد کے مطابق طلوع صبح کے ساتھ داذویہ نے شعار معہود بلند آواز میں پکارا جس کو سن کر مسلمان اور کافر سب ہی پریشان ہو گئے۔ محل میں جس قدر پہرے دار تھے ان سب نے جمع ہو کر ہم کو گھیر لیا' اب میں نے صبح کی آذان دی' مسلمانوں کے شہ سوار محل کے پہرے داروں کے مقابلے پر آ پہنچے میں نے ان سے بلند آواز میں کہا میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور عبہلہ کذاب تھا' پھر میں نے اس کا سر سب کے سامنے ڈال دیا۔ دبرؓ نے نماز باجماعت پڑھائی دشمن نے صنعاء پر غارت گری کی میں نے اعلان کر دیا۔ کہ اے اہل صنعاء جو اجنبی تمہارے پاس آئے اسے اپنے پاس روک لو یا دشمن کا جو شخص پہلے سے کسی کے یہاں ہو وہ اسے اپنے پاس روک لے جانے نہ دے' تمام باشندوں نے ہمارے اس اعلان کی بجا آوری کی اسی طرح ہم نے تمام راہگیروں میں بھی اعلان کر دیا تھا کہ جس پر قابو پاؤ اسے پکڑ لو۔ دشمن نے غارت گری کی وہ بہت سے بچوں کو اٹھا لے گئے اور بہت سے مال و متاع کو لوٹ لے گئے اور شہر کی فصیل سے باہر نکل آئے' باہر آ کر انھوں نے اپنا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ان کے ستر شہ سوار اور شتر سوار غائب ہیں' اہل شہر ان لوگوں کو گرفتار کر کے ہمارے حوالے کر چکے تھے' ہمارے اپنے سات سو بال بچے غائب تھے۔ قیدیوں کے تبادلے کے متعلق باہمی مراسلت سے یہ طے پایا کہ ہمارے جو لوگ ان کے پاس قید ہیں وہ انھیں رہا کر دیں اور ان کے جو ہمارے پاس قید ہیں ہم ان کو رہا کر دیں اس تبادلے کی کارروائی کے بعد وہ ہمارے مقابلے میں کسی قسم کا فائدہ اٹھائے بغیر بے نیل و مرام اپنی راہ چلے گئے' اور پھر صنعاء اور نجران کے درمیان آوارہ گردی اور لوٹ مار کرنے لگے صنعاء اور جند بلا کسی خدشے کے ہمارے قبضے میں آ گئے اللہ نے اسلام اور مسلمانوں کی عزت رکھ لی۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی امارت:

اب خود ہم میں امارت کے متعلق رقابت پیدا ہوئی اور ہر شخص نے امارت کی خواہش کی اس اثناء میں رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ عمال اپنے اپنے مستقروں کو آنے لگے' آخر کار ہم سب نے معاذ بن جبلؓ پر اتفاق رائے کیا اب وہی امامت کرنے لگے' ہم نے اس فتح کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو لکھ بھیجی آپؐ اس وقت زندہ تھے یہ خبر تو آپ کو اسی شب ہی میں مل چکی تھی جس کی صبح کو آپ کی وفات ہوئی البتہ ہمارے فرستادے آپ کی وفات کے دوسرے دن مدینے پہنچے اور ابوبکرؓ نے ہمیں جواب دیا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جس شب میں اسود مارا گیا اسی وقت اس کے قتل کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی مل گئی آپؐ نے صبح کو ہم سب کو بشارت دی کہ کل رات اسود قتل کر دیا گیا اسے ایک مبارک آدمی نے جو ایک مبارک خاندان کا فرد ہے قتل کیا ہے' ہم نے پوچھا وہ کون ہے آپؐ نے فرمایا ''فیروز' فیروز کامیاب ہوئے''۔

فیروز سے مروی ہے کہ ہم نے اسود کو قتل کر دیا اور اب پھر حکومت ہمارے ہاتھ میں آ گئی' صرف یہ اور ہوا کہ ہم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو بلالیا ان پر سب نے اتفاق کیا اور وہ صنعاء میں سب مسلمانوں کو نماز پڑھانے لگے صرف تین دن انھوں نے نماز پڑھائی ہوگی ہم اب بالکل مطمئن تھے کہ سب شورشوں کو ہم نے مٹا دیا ہے البتہ ہمارے دشمنوں کی جو ایک جماعت ہمارے اور نجران کے درمیانی علاقے میں آوارہ گردی کر رہی تھی اس کے انتظام کی ایک فکر رہ گئی تھی کہ اتنے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی اطلاع ملی اور اس واقعے نے بالکل انقلاب ہی برپا کر دیا اور اب ہر طرف فتنہ وفساد برپا ہو گیا۔

اسود عنسی کے متعلق فیروز کا بیان:

فیروزؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دبر بن یحنس الازدی رضی اللہ عنہ کو اپنے قاصد کی حیثیت سے اہل یمن کے پاس بھیجا تھا وہ داذویہ الفارسی کے پاس فروکش تھے' اسود ایک کاہن تھا شیطان اس کے ساتھ تھا اور اس کا ایک تابع تھا۔ اس نے یمن میں خروج کیا' اس کے فرمانروا پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا' اس کی بیوی سے شادی کر لی اور پورے یمن پر قابض ہو گیا' باذام اس سے پہلے انتقال کر چکے تھے ان کے بیٹے ان کے جانشین تھے' اسود نے ان کو قتل کر کے ان کی بیوی سے شادی کر لی داذویہ اور قیس بن مکشوح المرادی رسول اللہ ﷺ کے قاصد دبرؓ بن یحنس کے پاس جمع ہوئے تاکہ اسود کے قتل کے لیے مشورہ کریں' اسود نے تمام لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا وہ صنعاء کے میدان میں جمع ہوئے' اس کے بعد وہ اپنے محل سے برآمد ہو کر سب کے وسط میں آ کر کھڑا ہوا' اس کے ساتھ شاہی بھالا تھا اب اس نے شاہی گھوڑا طلب کر کے اسے بھالے سے زخمی کر کے چھوڑ دیا وہ گھوڑا اسی حالت میں کہ خون اس کے جسم سے بہہ رہا تھا تمام شہر میں بھاگتا پھرا اسی طرح اس نے جان دے دی اسود میدان کے بیچ میں آ کر کھڑا ہوا اس نے ذبح کرنے کے لیے جانور طلب کیے' اور ان کو ایک خط کے ادھر کھڑا کروایا' اگرچہ ان جانوروں کی گردنیں اور سر اس خط پر تھے مگر کوئی اس سے آگے نہ بڑھا۔ اسودؔ اپنا بھالا لے کر ان کے ذبح کے لیے بڑھا اس نے سب کو کھڑے کھڑے ذبح کر دیا اور وہ جانور خط کی اس سمت میں جدھر وہ کھڑے تھے گر پڑے اسی طرح اس نے سب جانوروں کو ذبح کر دیا' اور پھر بھالا ہاتھ میں لیے ہوئے وہ زمین پر سرنگوں ہو گیا سر اٹھا کر اس نے کہا کہ یہ فرشتہ (یعنی اس کا تابع شیطان) کہہ رہا ہے کہ ابن المکشوح مخالفوں میں سے ہے اے اسود تم اس کا سر تن سے جدا کر دو۔

فیروز کی طلبی:

دوسری مرتبہ وہ پھر زمین پر سرنگوں ہوا اور پھر سر اٹھا کر اس نے کہا کہ فرشتہ کہہ رہا ہے' کہ ابن الدیلمی تمہارا مخالف ہے اے اسود تم اس کا داہنا ہاتھ اور داہنا پاؤں کاٹ ڈالو' جب میں نے اس کی زبان سے یہ بات سنی مجھے اندیشہ ہوا کہ اب میری جان کی خیر نہیں یہ مجھے بھی ان جانوروں کی طرح اپنے بھالے سے ذبح کر ڈالے گا' اس اندیشے سے اب میں اور لوگوں کے پیچھے چھپنے لگا تا کہ وہ مجھے نہ دیکھ پائے اسی طرح الٹے پاؤں میں وہاں سے نکل آیا خوف کی وجہ سے میرے قدم ڈگمگا رہے تھے' گھر کے قریب پہنچا تھا کہ اسود کے ایک آدمی نے پیچھے سے آ کر میری گردن پر مکا مارا اور کہا کہ چلو بادشاہ بلاتے ہیں تو لومڑی کی طرح چھپتا پھرتا ہے واپس چلو۔ اس واقعے سے تو میں سمجھ گیا کہ مارا جاؤں گا۔

فیروز کے قتل کا ارادہ:

اس زمانے میں ہماری یہ حالت تھی کہ ہم سب بلا استثناء ہر وقت خنجر اپنے پاس رکھتے تھے میں نے چپکے سے اپنے موزے میں ہاتھ ڈال کر اپنا خنجر نکال لیا اور یہ ارادہ کر کے کہ اسود کے پاس پہنچتے ہی خود میں اس پر جارحانہ حملہ کر کے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا کام تمام کر دوں گا' میں آگے بڑھا' جب میں اس کے قریب آیا اس نے میرے چہرے کے طور برے دیکھے وہ تاڑ گیا کہ میں شر پر آمادہ ہوں اسود نے مجھ سے کہا کہ اپنی جگہ ٹھہر جاؤ میں ٹھہر گیا' اس نے کہا کہ تم یہاں کے سب سے بڑے آدمی ہو اور یہاں کے اشراف سے سب سے زیادہ باخبر ہو لہٰذا تم ان مذبوحہ جانوروں کو اہل صنعاء میں تقسیم کر دو' میں اس کام میں مصروف ہو گیا اور اب اسود اونٹ پر سوار ہو کر وہاں سے رخصت ہو گیا' میں ان جانوروں کا گوشت اہل صنعاء میں تقسیم کر رہا تھا کہ اسود کا وہ فرستادہ جس نے میری گردن پر ضرب لگائی تھی میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اس میں سے مجھے بھی دیجیے میں نے کہا کہ ایک ٹکڑا نہیں مل سکتا تو نے ہی میری گردن پر مکا مارا تھا۔ اس جواب پر وہ ناراض ہو کر چلا گیا اور اسود سے جا کر میری شکایت کی' گوشت تقسیم کر کے میں خود اسود کے پاس آیا قریب پہنچا تھا کہ میں نے اس شخص کو سنا کہ وہ اسود سے میری شکایت کر رہا ہے اسود نے اس سے کہا ذرا ٹھہرو میں اسے بھی ذبح کیے دیتا ہوں۔ میں نے اسود سے کہا کہ آپ کے ارشاد کے بموجب میں نے تمام گوشت لوگوں میں تقسیم کر دیا ہے' اس نے کہا اچھا۔ وہ اپنی راہ چل دیا اور میں اپنے گھر چلا آیا۔

فیروز اور آزاد زوجہ اسود کی گفتگو:

ہم نے بادشاہ کی بیوی کو اطلاع دی کہ ہم اسے قتل کرنا چاہتے ہیں کیا کریں اس نے جواب میں خود مجھے طلب کیا' میں اس کے پاس گیا۔ اس نے پہلے سے قصر کے دروازے پر اپنی چھوکری متعین کر رکھی تھی تا کہ وہ مجھے اندر لے جائے میں اندر گیا اور پھر میں اور ملکہ ایک دوسرے حجرے کے اندر گئے' اور اس میں ہم نے نقب کھود دی اس سے فارغ ہو کر ہم بڑے دالان میں آ گئے اور اس حجرے کے دروازے پر پردہ لٹکوا دیا۔ میں نے ملکہ سے کہا کہ بس آج رات میں اس کا خاتمہ کر دوں گا اس نے کہا ضرور آیئے۔

آزاد زوجہ اسود عنسی کا فیروز کو پیام:

اتنے میں اچانک اسود اس گھر میں آ پہنچا' مجھے دیکھ کر اسے سخت غیرت آئی اور غصہ آ گیا اس نے میری گردن کو دبوچ کر دھکے دینا شروع کیے۔ میں کسی نہ کسی طرح اس سے اپنا بچاؤ کرتا ہوا قصر سے باہر آیا۔ اپنے دوستوں سے ملا۔ ان سے سارا ماجرا بیان

کیا اور اب مجھے یقین آ گیا کہ بات بگڑ گئی اب کچھ نہیں ہو سکتا مگر اسی اثناء میں ملکہ کا آدمی میرے پاس آیا اور اس نے ملکہ کا یہ پیام پہنچایا کہ اسود کی اس حرکت کی وجہ سے تم ہرگز بددل ہو کر اپنے ارادے کو نہ چھوڑ بیٹھنا' تمہارے جانے کے بعد میں نے اسود سے خوب بحث کی اور اسے قائل کر دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم تو شرافت کے مدعی ہو' اس نے کہا ہاں' میں نے کہا تو پھر میرا بھائی میرے سلام اور اپنی نیازمندی کے اظہار کے لیے میرے پاس آیا تھا اور تم نے اس کے معاوضے میں اس کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اس کی گردن میں ہاتھ دے کر ذلت سے قصر سے نکال دیا۔ میں نے اس معاملے میں اس کی ایسی خبر لی کہ آخر وہ خود شرمندہ ہو کر اپنی بیہودگی پر نادم ہوا اور اس نے کہا کیا واقعی وہ تمہارے بھائی تھے' میں نے کہا جی ہاں' اس نے کہا مجھے قطعی معلوم نہ تھا لہٰذا اب آج رات تم سب اپنے ارادے کی تکمیل کے لیے ضرور آؤ۔

فیروز کا اسود پر حملہ:

اس پیام سے ہم مطمئن ہوئے اور ہمارے کام کے پورا ہونے کی راہ نکل آئی۔ رات ہوئی میں' داذویہ اور قیس قصر میں اپنی تیار کردہ نقب سے داخل ہوئے' میں نے قیس سے کہا کہ تم عرب کے مشہور دلاور ہو اندر جاؤ اور اسود کو قتل کر دو' قیس نے کہا میری یہ کیفیت ہے کہ ایسے خطرناک مواقع میں کانپنے لگتا ہوں اس لیے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس پر وار کروں اور وہ کارگر نہ ہو' بہتر یہ ہے کہ فیروز تم جاؤ تم ہم میں سب سے کم عمر اور زیادہ قوی بازو بھی ہو' میں نے تلوار اپنے آدمیوں کے پاس رکھی اور اندر گیا تاکہ پہلے معلوم ہو جائے کہ اس کا سر کہاں ہے۔ وہاں چراغ روشن تھا وہ مسند پر سو رہا تھا اور اس کا تمام جسم لحاف سے اس طرح ڈھکا ہوا تھا کہ معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ سر کہاں ہے اور پاؤں کہاں ہیں اس کی بیوی پاس بیٹھی ہوئی تھی' اس سے پہلے یہ اسے انار کھلا رہی تھی۔ اسی حالت میں وہ سو گیا تھا' میں نے اشارے سے اس کا سر دریافت کیا اس نے اشارے ہی سے مجھے بتا دیا۔ میں بڑھ کر اس کے سرہانے جا پہنچا اور اس کے سر کو غور سے دیکھنے لگا' مجھے معلوم نہیں کہ آیا میں نے اس کا سر دیکھا یا نہیں مگر اب میری نظر اس کی دونوں آنکھوں پر پڑی جن کو اس نے کھول لیا تھا اور اس نے مجھے دیکھ لیا۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر تم تلوار لینے کے لیے پلٹے تو یہ موقع نکل جائے گا اور پھر وہ سنبھل کر ہتھیار لے لے گا اور ان سے اپنی مدافعت کرے گا' معلوم ہوتا ہے کہ اس کے شیطان نے میری اسے اطلاع دے دی ہے اور اسے بیدار کر دیا ہے' اسی کے بعد شیطان اس کی زبان سے مجھ سے بولنے لگا' اسود دیکھتا جاتا تھا اور بڑبڑا رہا تھا کہ میں نے جھپٹ کر ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے سے اس کی داڑھی پکڑی اور پھر گردن مروڑ کر اسے توڑ ڈالا۔

اسود عنسی کا خاتمہ:

اب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آنے لگا' اس کی بیوی نے میرا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ میں تمہاری مخلص بہن ہوں مجھے کہاں چھوڑ چلے میں نے کہا پریشان نہ ہو میں نے اس کا کام تمام کر کے ہمیشہ کے لیے اس کی جانب سے تم کو مطمئن کر دیا ہے اب میں اپنے دوستوں سے آ کر ملا ان سے ساری سرگذشت بیان کی' انھوں نے کہا پھر جاؤ اور اس کا سر کاٹ کر ہمارے پاس لے آؤ' میں پھر اسود کی خوابگاہ میں آیا وہ بڑبڑایا میں نے اس کے منہ پر لگام لگا دی اور سر کاٹ لیا اور اسے اپنے دوستوں کے پاس لے آیا اب ہم وہاں سے نکل کر اپنے گھر آئے' دبڑ بن یحنس الازدی ہمارے پاس مقیم تھے' ہم صنعاء کے قلعوں میں جو سب سے بلند قلعہ تھا اس پر چڑھ گئے۔ دبڑ بن یحنس نے اذان دی پھر ہم سب نے اعلان کیا کہ اللہ عزوجل نے جھوٹے مدعی اسود کو ہلاک کر دیا۔ سب لوگ

ہمارے پاس آئے ہم نے اس کا سران کے سامنے ڈال دیا۔

اسود عنسی کے ہمراہیوں کا فرار:

جب اسود کے ساتھیوں نے یہ رنگ دیکھا وہ اپنے گھوڑوں پر زین رکھ کر بھاگنے کے لیے آمادہ ہوئے اور شرارتاً یہ کیا کہ یہ لوگ جن شرفاء کے یہاں مقیم تھے بھاگتے وقت انھیں کے بچوں کو اٹھا لے گئے' میں نے رات کی تاریکی میں دیکھا کہ وہ لوگ بچوں کو اپنے سامنے بٹھا کر بھاگے جا رہے ہیں' میں نے فوراً اپنے بھائی سے جو مجھ سے نیچے شاہراہ میں اور لوگوں کے ساتھ تھے کہا دیکھو ان میں سے جس جس پر قابو پاؤ فوراً روک لو جانے نہ دو کیونکہ یہ ہمارے بچوں کو اٹھا کر لے جا رہے ہیں' میری اس نصیحت پر عمل ہوا اور ہم نے ان کے ستر آدمی روک لیے اور وہ ہمارے صرف تیس لڑکوں کو لے جا سکے' شہر سے دور پہنچ کر جب انھوں نے اپنا جائزہ لیا تو ستر آدمی کم پائے' وہ پھر ہمارے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے آدمی چھوڑ دیجیے ہم نے کہا تم ہمارے بچوں کو چھوڑ دو چنانچہ انھوں نے ہمارے بچے واپس بھیج دیئے اور ہم نے ان کے ساتھی ان کے حوالے کر دیئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہؓ کو بشارت:

اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بشارت دی کہ اللہ نے اسود الکذاب العنسی کو ہلاک کر دیا اسے تمہارے ایک سچے دیندار بھائی نے قتل کیا ہے' اسود کے قتل کے بعد اب ہم پھر امن و امان میں زندگی بسر کرنے لگے اور اسلام کو غلبہ ہوا اور وہی حالت عود کر آئی جو اسود کے یمن میں آنے سے پہلے تھی' تمام امیر ایمان لائے انھوں نے رجعت کی' اور تمام لوگوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا کیونکہ ان کو اسلام لائے بہت تھوڑا زمانہ گذرا تھا۔

اسود کے خروج کی مدت:

ابن صخر سے مروی ہے کہ اسود کے خروج سے اس کے قتل تک تین ماہ کی مدت گزری ضحاک بن فیروز سے مروی ہے کہ کہف خبان میں اس کے خروج سے قتل ہونے تک چار ماہ گذرے تھے پہلے اس نے اپنی تحریک کو پوشیدہ رکھا' بعد میں اسے ظاہر کیا۔

عہد صدیقی کی پہلی خوشخبری:

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ربیع الاوّل کے آخری حصہ میں اسامہ کی مہم روانہ کی اور اسی زمانے میں ان کو اسود کے قتل کی اطلاع ملی' اسامہؓ کے جانے کے بعد یہ پہلی فتح کی بشارت تھی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں ملی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آخری وفد:

واقدی کہتے ہیں کہ اس ۱۱ ہجری کے نصف محرم میں نخع کا وفد زرارہؓ بن عمرو کی سیادت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ آخری وفد تھا جسے آپؐ نے باریاب فرمایا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات:

اس سال ۳/ رمضان منگل کی رات میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتیس سال کی عمر میں انتقال ہوا یہ روایت ابان بن صالح کی ہے۔ ابو جعفر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تین ماہ بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا' واقدی کہتے ہیں کہ یہ آخری بیان ہم سب کے نزدیک صحیح ہے۔